70278 ـ کیا بے نماز کا ذبح کیا ہوا گوشت کھا لیا جائے ؟

سوال

میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر میرا بھائی نماز نہ پڑھے تو شریعت میں اسے کافر شمار کیا جائےگا، تو کیا ہم اس کی ذبح کیا گوشت کھائیں یہ نا کھائیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ اپنے بھائی کو پابندی سے نماز ادا کرنے کی نصیحت کریں، اور نماز ترک کرنے والے کے متعلق اللہ تعالی کا حکم اس کے علم میں لائیں، اور اپنے لیے اسے ذبح کرنے سے روک دیں، اور اس کا سبب بھی اسے بتائیں کہ ہم نے جس وجہ سے آپ کو ذبح کرنے سے روکا ہے وہ نماز نہ پڑھنا ہے، لھذا اس کی ذبیحہ حلال نہیں.

ہو سکتا ہے جب بے نماز کا حکم اس کے علم میں آئے تو وہ اپنے دین کی طرف واپس پلٹ آئے، اور نماز کی ادائیگی شروع کردے، اور اس کے دین و دنیا اور اور زندگی و آخرت کے لیے یہی بہتر ہے.

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

کیا جان بوجھ کر نماز ترک کرنے والے کا ذبح کیا ہوا گوشت کھانا حلال ہے؟ یہ علم میں رہے کہ جب اسے یہ بتایا جاتا ہے تو وہ دلیل دیتا ہے کہ وہ تو کلمہ پڑھتا ہے، اگر کوئی نماز ادا کرنے والا قصائی نہ ملے تو پھر کیا کیا جائے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

صحیح تو یہی ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کی ذبح کیا ہوا گوشت بھی نہیں کھایا جائےگا، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" آدمی اور کفر و شرک کے مابین (حد فاصل) نماز ترک کرنا ہے"

اسے امام احمد اور سنن اربعہ نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اور ايك دوسری حديث ميں نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اسلام كی چوٹی اور اس كا ستون نماز ہے"

اسے امام احمد نے اور ترمذی نے صحيح سند كے ساتھ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روايت كيا ہے.

لھذا جس چيز كا ستون ہی گرجائے وہ قائم اور باقی نہيں رہتی، اور جب ستون گر جائے تو اس پركھڑی عمارت بھی گرجاتی ہے.

اور اس سے يہ معلوم ہوا كہ جو شخص نماز نہيں پڑھتا اس كا دين ہی نہيں، اور اس كا ذبيحہ بھی نہيں كھايا جائےگا، اور جب آپ كسی ايسے علاقے اور شہر ميں ہوں جہاں كوئی قصائی مسلمان نہ ہوتو آپ خود ذبح كريں، اور اپنا ہاتھ وہاں استعمال كريں جو آپ كو نفع دے، يا پھر كوئی مسلمان قصائی تلاش كريں، چاہے وہ آپ كو اپنے گھر ميں ہی جانور ذبح كردے، اور الحمد للہ يہ ميسر بھی ہے، لھذا آپ اس معاملہ ميں كوئی سستی اور كاہلی سے كام نہ ليں.

اور آپ كو چاہيے كہ اس شخص كو نصيحت كريں كہ وہ اللہ تعالی سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالی كاتقوی اختيار كرے، اور نماز ادا كرنا شروع كردے، اور اس كا يہ كہنا كہ:

كلمہ ہی كافی ہے: يہ غلط ہے اس كی يہ بات صحيح نہيں، كيونكہ كلمہ اور اس گواہی كے كچھ حقوق اور شرائط ہيں اور ان حقوق كے ادا كيے بغير كوئی چارہ نہيں كيونكہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" مجھے اس وقت تك لڑنے كا حكم ديا ديا گيا ہے جب تك لوگ اس بات كی گواہی نہ دے ديں كہ اللہ تعالی كے علاوہ كوئی اور معبود نہيں اور ميں اللہ تعالی كا رسول ہوں، اور نماز قائم كرنے لگيں، اور زكاۃ ادا كريں، جب وہ يہ كام كر ليں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ كر ليے، مگر اس كے حق كے ساتھ، اور ان كا حساب اللہ تعالی كے ذمہ"

صحيح بخاری اور صحيح مسلم

تو نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے كلمہ كے ساتھ نماز، زكاۃ كی ادائيگی ضروری قرار دی ہے، اور ايك حديث ميں يہ الفاظ ہيں:

" مجھے لوگوں سے اس وقت تك لڑنے كا حكم ديا گيا ہے جب تك وہ اس بات كی گواہی نہ دے ديں كہ اللہ تعالی كے علاوہ كوئی اور معبود نہيں، جب وہ گواہی دے ديں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ كر ليے ليكن اس كے حق كے ساتھ، اور ان كا حساب اللہ كے ذمہ "

اور نماز اور زكاۃ اس كے حق ميں شامل ہے.

لهذا ايك مومن شخص پرواجب اور ضرورى ہے كہ وہ اللہ تعالى كى تقوى اختيار كرے اور اللہ تعالى سے ڈرے، اور دين اسلام كى طرف منسوب شخص كو اللہ تعالى سے ڈرنا چاہيے اور پانچوں نمازيں باقاعدگى سے ادا كرنى چاہيے، نمازيں اسلام كا ستون اور شہادتين كے بعد اسلام كے اركان ميں سے ايك عظيم ركن ہے، جس شخص نے بھى اس ركن و ضائع كر ديا اس نے اپنا دين ہى ضائع كر ديا، اور جس نے نماز ترك كردى وہ اپنے دين سے ہى خارج ہو گيا اللہ تعالى ہميں اس سے سلامت ركھے.

حق اور صحيح تو يہى ہے، اور بعض اہل علم كا كہنا ہے كہ:

اس سے وہ كفر اكبر كا مرتكب نہيں ہوتا، ليكن كفر اصغر كا مرتكب ہو گا، اور ايك بہت عظيم معصيت و نافرمان كا مرتكب ٹھرے گا، جو زنا اور چورى، اور شراب نوشى سے بھى بڑى نافرمانى ہے، بے نماز كفر اكبر كا مرتكب نہيں ہو گا ليكن اگر وہ نماز كے وجوب كا انكار كرتا ہے تو وہ كافر اور كفر اكبر كا مرتكب ٹھرےگا، اہل علم ميں سے اكثر كا يہى كہنا ہے.

ليكن صحيح اور درست وہى ہے جس پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان دلالت كر رہا ہے كہ اس طرح كا شخص كفر اكبر كا مرتكب ٹھرے گا، جيسا كہ اس كے متعلق كئى ايك احاديث بيان ہو چكى ہيں؛ كيونكہ اس نے دين اسلام كے ستون نماز كو ضائع كيا ہے.

لهذا اس مسئلہ ميں سستى اور كاہلى سے كام نہيں لينا چاہيے، تابعى جليل عبد اللہ بن شقيق عقيلى رحمہ ا لہ تعالى كا كہنا ہے:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے صحابہ كرام نماز كے علاوہ كسى اور چيز كے ترك كرنے كو كفر شمار نہيں كرتے تھے.

تو اس طرح انہوں نے صحابہ كرام كا اجماع ذكر كيا ہے كہ ان كے نزديك تارك نماز كافر ہے، اللہ تعالى ہميں اس سے سلامت ركھے.

لهذا اس سے بچنا ضرورى اور واجب ہے، اور اس عظيم القدر فرض كى حفاظت اور خيال كرنا واجب ہے، اور نماز ترك كرنے والے كے بارہ ميں كسى بھى قسم كى سستى اور كاہل نہيں كرنى چاہيے، لهذا نہ تو اس كا ذبح كردہ گوشت كھايا جائے، اور نہ ہى اسے وليمہ كى دعوت دى جائے، اور نہ ہى اس كى دعوت قبول كى جائے، بلكہ اس سے بائيكاٹ كيا جائے حتى كہ وہ اللہ تعالى كے ہاں توبہ كرے اور نماز پڑھنا شروع كردے، اللہ تعالى سے دعا ہے كہ وہ سب كو ہدايت نصيب فرمائے. انتہى

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز (10 / 274 ـ 276).

آپ مزید تفصیل جاننے کے لیے سوال نمبر (1553) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .